REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم یکشنبہ — فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ | ۶ ماہ وفا ۱۳۳۷ ہش | ۶ جولائی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۵ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے آمدہ ۴ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو حرارت میں تو کسی قدر افاقہ ہے لیکن نبض کی تیزی ابھی تک چل رہی ہے۔ اور کمزوری زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب کامل شفایابی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— محترمہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کو چند دن سے پھر درد اور رعشہ اور بے چینی کی زیادہ تکلیف ہے۔ احباب درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب کرے۔ آمین

— کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے ۲ جولائی ۱۹۵۸ء کے الفضل میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ جون ۱۹۵۸ء پڑھ کر سنایا۔

معاہدۂ بغداد کے چار اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ

یہ اپنی نوعیت کی چوتھی کانفرنس ہوگی اور اس میں برطانیہ شریک نہیں ہوگا

استنبول ۵ جولائی۔ عراق و اردن کی وفاقی یونین کے وزیر اعظم جناب نوری السعید نے انکشاف کیا ہے۔ کہ عنقریب معاہدۂ بغداد کے چار اسلامی ملکوں عراق۔ ایران پاکستان اور ترکی کے سربراہوں کی ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں مشرق وسطی کے مسائل پر غور کیا جائے گا۔ اور لبنان اور قبرص کے مسائل خاص طور پر زیر بحث آئیں گے۔ اس امر کا انکشاف انہوں نے کل لنڈن سے بغداد واپس جاتے ہوئے استنبول پہونچنے پر کیا۔ — ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے۔ کہ چاروں اسلامی ملکوں کے سربراہوں کا یہ اجلاس معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کے اجلاس سے قبل استنبول میں ہوگا۔ معاہدہ بغداد کے اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی یہ کانفرنس چوتھی بار ہوگی۔ اور جس میں برطانیہ شریک نہیں ہوگا۔

تحریک آزادی کشمیر کے بارے میں مرکزی پالیسی کی تائید

صدر سکندر مرزا کی زیر صدارت لاہور میں اعلیٰ سطح کی کانفرنس

لاہور ۵ جولائی۔ کل قبل دوپہر صوبائی دارالحکومت کے گورنمنٹ ہاؤس میں صدر مملکت میجر جنرل سکندر مرزا کی زیر صدارت اعلیٰ سطح کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں سرکاری ترجمان کے مطابق — چوہدری غلام عباس کی طرف سے جاری کردہ تحریک آزادیٔ کشمیر کے پیش نظر صوبہ میں نظم و نسق کی صورت حال کا جائزہ لیا گیا اور پھر اس سلسلہ میں مرکزی حکومت کی طرف سے اختیار کردہ پالیسی کو مناسب قرار دیا گیا۔ اعلیٰ سطح کی یہ کانفرنس تین گھنٹے جاری رہی۔ اس میں صدر مملکت کے علاوہ وزیر اعظم ملک فیروز خاں نون، صوبائی گورنر مسٹر اختر حسین وزیر اعلیٰ جناب مظفر علی قزلباش اور ان کی کابینہ کے ارکان نے شرکت کی۔ کانفرنس میں منسٹر برائے امور کشمیر مسٹر دین محمد اور محکمہ خارجہ کے سکرٹری مسٹر بیگ کے علاوہ کئی صوبائی حکام بھی موجود تھے۔

الجزائری خواتین بھی ووٹ ڈال سکیں گی

فرانس ۵ جولائی۔ حکومت فرانس کے جریدہ میں کل دو احکام شائع ہوئے ہیں جن کے مطابق الجزائر میں ایک ہی مخلوط انتخابی فہرست تیار کی جائے گی۔ اور مسلم خواتین کو بھی آئندہ عام انتخابات میں ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا۔

ٹرینوں کی ٹکر میں ۳۵ مجروح

لنڈن ۵ جولائی۔ کل جنوب مغربی لنڈن میں دو ٹرینوں کی ٹکر میں ۳۵ مسافر زخمی ہو گئے۔ کئی لوگوں کو ٹرینوں کے ملبے کے نیچے سے بحفاظت نکال لیا گیا۔ کوئی شخص ہلاک نہیں ہوا۔

مارشل ٹیٹو کا اعلان

بلغراد ۵ جولائی۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو نے پھر اعلان کیا ہے کہ وہ اپنی موجودہ پالیسی پر قائم رہیں گے" انہوں نے کہا ہے ہمیں ہماری خارجہ پالیسی تبدیل کرنے پر کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

ٹیونس کے لئے امریکی امداد

واشنگٹن ۵ جولائی۔ امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ ٹیونس کی اقتصادی ترقی میں امداد دینے کے لئے ٹیونس کو دس لاکھ ڈالر کا سامان عاریتاً دے رہا ہے۔ قرضے کے سمجھوتے پر ٹیونسی سفیر مسٹر مونگی سلیم اور امریکی حکومت کے درآمدی و برآمدی بنک کے صدر نے دستخط کئے۔

مسٹر سہروردی ڈھاکہ پہنچ گئے

ڈھاکہ ۵ جولائی۔ عوامی لیگ کے قائد مسٹر حسین شہید سہروردی کل کراچی سے بذریعہ طیارہ ڈھاکہ پہنچے۔ ہوائی اڈے پر مسٹر عطاء الرحمن، شیخ مجیب الرحمن اور عوامی لیگ کے دوسرے لیڈروں نے مسٹر سہروردی کا استقبال کیا۔

مسٹر ڈلس پیرس پہنچ گئے

پیرس ۵ جولائی۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس فرانسیسی وزیر اعظم جنرل ڈیگال سے بات چیت کرنے کے لئے واشنگٹن سے پیرس پہونچ گئے ہیں۔ وہ اور باتوں کے علاوہ فرانس میں میزائل کے اڈے قائم کرنے کے سوال پر بھی بات چیت کریں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کے دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ر جولائی ۱۹۵۸ء

وقت کے سوالوں کا جواب

جب انگریز ہندوستان میں پوری طرح مسلط ہو گیا۔ اور ہندوستان کی تمام طاقتیں اس کے مقابلہ میں ناکام ہو گئیں تو ہندوؤں نے جو پہلے اپنے آپ کو مسلمانوں کے محکوم خیال کرتے تھے، اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا۔ کہ انہوں نے انگریز سے مصالحت کر لی۔ اور اس طرح انگریز اور ہندو، مسلمان کو دو پاٹوں میں پیسنے لگے۔ یہاں تک کہ حساس دل مسلمانوں کو محسوس ہونے لگا۔ کہ اگر یہ چکی کچھ دیر اور اسی روش سے چلتی رہی۔ تو اس برصغیر میں اسلام کا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا۔

یہ وقت ایسا تھا کہ مسلمانوں کے لئے بخت آزمائی کا کوئی سوال ہی نہیں رہا تھا، تمام اونچے مسلمان خاندانوں کو زمین میں پیوست کر دیا گیا تھا ۱۸۵۷ء کے پہلے تو مسلمان زیر دام تڑپتے رہے لیکن اس کے بعد انگریزی تسلط کے حدود میں یہ تڑپنا بھی ختم ہو گیا۔ اور درد مند دلوں میں ایک ٹیس پیدا ہوئی۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک طرف انگریز کی طاقت ہے۔ جس کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری طرف ہندوؤں کی اکثریت کا معاشرتی دباؤ ہے۔

انگریز نے جو حکومتی محکمے اور تعلیمی ادارے اپنی طرز کے یہاں جاری کئے ان سب پر ہندو قابض نظر آنے۔ پھر اس کے ساتھ پادریوں کی یلغار بھی اپنا کام کرنے لگی۔ یعنی ملک کے ساتھ مسلمانوں کا ایمان بھی جانے لگا۔

ایسے وقت میں سرسید کی ایک ذات تھی جس نے ایک طرف انگریز کے دل سے مسلمانوں کے خلاف کینہ کو نکالنے کی کوشش کی۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کو جدید علوم سکھلانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف مسلمان دھڑا دھڑ عیسائی پادریوں کا شکار ہونے لگے۔ اور دوسری طرف نیچر پرستی ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے لگی۔ الغرض یہ وہ وقت تھا کہ مسلمان کے لئے زمانہ نے بڑے اہم سوال پیدا کر دیئے تھے۔ جن کا جواب نہ تو دینی راہ نما دے سکتے تھے، اور نہ سرسید کی نیچری تحریک دے سکتی تھی۔

بقول نصر اللہ خاں عزیز (اسلامی جماعت) ایسے آڑے وقت میں صرف حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کی ذات تھی۔ جس نے وقت کے ان سوالوں کا جواب دیا۔ ورنہ آج برصغیر ہند میں ایک مسلمان بھی نظر نہ آتا۔ کچھ تو تہذیب کی وجہ سے مٹ مٹا گئے ہوتے اور باقی عیسائی ہو چکے ہوتے

ظاہر ہے کہ برصغیر ہند میں اسلام کو بچانے والی صرف آپ کی ہی ذات تھی۔ یہ اعتراف ہے۔ جو اس جماعت کے ایک مقتدر رکن نے کیا ہے۔ جو آج اپنے انتخابی منشور میں یہ شق بھی رکھتی ہے، کہ وہ حکومتی اقتدار پر قابض ہونے پر

مرزا غلام احمد کے ماننے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے گی

یہ جماعت اسلامی ہے۔ جس نے اپنے منشور میں محض چند ووٹوں کے حصول کے لئے آج جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگایا ہے کہ اس نے ۵۰۔۶۰ سال سے مسلمانوں کی "وحدت" کو توڑ پھوڑ رکھا ہے حالانکہ اگر حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی ذات نہ ہوتی۔ تو آج برصغیر ہند میں اسلام کا نام و نشان موجود نہ ہوتا۔ نہ مودودی صاحب ہوتے اور نہ خود ملک صاحب ہوتے۔ کیونکہ ان کے آباؤ اجداد یا پادریوں کا شکار ہو گئے ہوتے۔ یا نیچری ہو گئے ہوتے۔ اب یہ ان کی نیک بخت اولاد ہے۔ جو جماعت احمدیہ کو اس احسان کا یہ صلہ دینے اٹھی ہے۔

ہم یہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے خود ملک صاحب موصوف کی زبان سنیئے۔

"ہماری گزارش کا خلاصہ یہ ہے کہ اس نے وقت کے بعض سوالوں کا جواب دیا، وہ جواب صحیح تھے یا غلط اس سے یہاں بحث نہیں۔ لیکن چونکہ حضرات علماء نے ان سوالوں کا صحیح جواب بھی نہ دیا۔ لہٰذا جن لوگوں کو قادیانی تحریک کا جواب پسند آ گیا۔ وہ اس کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اور ایسے لوگوں کو یہ بات نہیں روک سکتی تھی، کہ جس جواب کو تم پسند کر رہے ہو وہ غلط ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بالکل یہی کیفیت مرزا غلام احمد قادیانی کے معاملے میں پیش آئی جب وہ اسلام کی حمایت کا علم لے کر اٹھے۔ اور انہوں نے اپنے مخصوص علم کلام سے غیر مسلموں کا مقابلہ کرنا شروع کیا۔ تو مسلمانوں نے ان کو بھی ہاتھوں ہاتھ لیا۔ خصوصاً وہ جدید طبقہ جو مغربی علوم سے مرعوب ہو کر عیسائیت کی طرف راغب ہو رہا تھا اور جسے سرسید کا علم کلام بھی بوجوہ مطمئن نہیں کر سکا تھا۔ اس نے جب یہ دیکھا کہ سرسید کی طرح اسلامی مسلمات کا کھلم کھلا انکار کرنے کی بجائے مرزا غلام احمد قادیانی قرآن ہی سے ان کے انکار کا مواد پیش کر رہے ہیں۔ تو وہ ان کی طرف متوجہ ہو گیا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے زیادہ نمایاں ساتھیوں میں سے اکثر ایسے تھے، کہ اگر وہ قادیان نہ جاتے تو عیسائی ہو جاتے، مولوی محمد علی ایم۔ اے اور خواجہ کمال الدین اسی قسم کے لوگوں میں تھے۔" (دانیال ۹ مارچ و ۱۳ مارچ ۱۹۵۶ء)

اگرچہ ملک صاحب نے منتیلی کی طرح دودھ مینگنیاں ملا کر دیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود آپ کے اس بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمات اسلام کا کھلا کھلا اعتراف بھی پایا جاتا ہے۔

ملک صاحب کا فرمانا

"سرسید کی طرح اسلامی مسلمات کا کھلم کھلا انکار کرنے کی بجائے مرزا غلام احمد قادیانی قرآن ہی سے انکے انکار کا مواد پیش کر رہے ہیں"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

قطعہ

اے محمدؐ اے حبیبِ کردگار
مَیں ترا عاشق ترا دلدادہ ہوں
گو ہیں قالب دو مگر ہے جان ایک
کیوں نہ ہو ایسا کہ خادم زادہ ہوں
اے مرے پیارے سہارا دو مجھے
بیکس و بے بس ہوں خاک اُفتادہ ہوں
جنتِ فردوس سے آیا ہوں مَیں
تشنہ لب آئیں کہ جامِ بادہ ہوں
میری اُلفت بڑھ کے ہر اُلفت سے ہے
تیری رہ میں مرنے پر آمادہ ہوں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق
بائبل کی پیشگوئیاں

اسلام کی صداقت پر روشن دلائل!

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم راولپنڈی)

نوٹ :- یہ مضمون مسیحی کتب خانہ مری کے انچارج پادری رنگر صاحب کی خواہش پر لکھا گیا۔

کامل تعلیم

اسلام سے قبل جتنے مذاہب دنیا میں گزرے وہ سب مخصوص اقوام اور مخصوص ممالک کے لئے آتے رہے۔ اور چونکہ وہ ایسے زمانہ میں ظاہر ہوتے رہے جبکہ نسل انسانی اپنے عروج کو نہ پہنچی تھی۔ اور ان کا علم وعرفان اپنے انتہائی نقطہ کو نہ پہنچا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نسل انسانی کی تربیت کے لئے ہر ملک اور ہر قوم کے مناسب حال تعلیمات نازل ہوتی رہیں۔ اس کے بعد جب بنی نوع انسان اپنی مجموعی حیثیت میں ایک کامل تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہوگئے تب اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے ایک کامل تعلیم قرآن شریف کے ذریعہ اور ایک کامل نمونہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک وجود میں انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے لئے بطور مشعل راہ بخشا۔ گویا اسلامی تعلیم کی مثال اس محل یا تعلیمی کورس کی ہے جس کی تعمیر اور تکمیل بنی نوع انسان کے معرض وجود میں آنے کے ساتھ ہی شروع ہوگئی۔ اور جو کئی مرحلوں کو طے کرتی ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود اور آپ کی لائی ہوئی کتاب قرآن مجید کی صورت میں کمال کو پہنچی۔

اسلام سے قبل آنے والے مذاہب میں سے کسی نے اپنی تعلیم کو آخری قرار نہیں دیا بلکہ ہر مذہب ایک ارتقاء کا قائل رہا ہے۔ اور اپنے بعد روحانیت کی ترقی کے لئے ایک ایسے نقطہ کی خبر دیتا رہا ہے جس پر بنی نوع انسان نے جمع ہوکر انسانی پیدائش کے مقصد کو حاصل کرنا تھا۔ چنانچہ بائبل جسے مسیحی قوم الہامی مانتی ہے۔ اس میں انبیاء بنی اسرائیل نے ایک تسلسل کے ساتھ اپنے بعد ایک ایسے عظیم الشان نبی کے آنے کی خبر دی ہے جس نے دنیا میں ہدایت اور راستی کی تعلیم کو مکمل کرنا تھا۔ اور جو بنی نوع انسان کی روحانی ترقی کا آخری نقطہ بننے والا تھا۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ انبیاء کا وہ موعود نبی افضل الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی ہے۔ کیونکہ تمام پیشگوئیاں اپنی خصوصیات اور علامات کے لحاظ سے آپ پر ہی چسپاں ہوتی ہیں۔ اور آپ ہی وہ عظیم الشان نبی ہیں جو انسانی ترقی کے انتہائی زمانہ میں تشریف لائے اور آپ نے دنیا کے سامنے روحانیت کے کمال کے لئے ایک کامل شریعت پیش کی۔

اب ہم عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کی چند ایسی پیشگوئیاں بیان کرتے ہیں جن میں بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔

پہلی پیشگوئی

پہلی پیشگوئی ہم عہد نامہ قدیم کی پانچویں کتاب استثناء سے پیش کرتے ہیں۔ جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے بعد ایک شرعی نبی کے ظہور کی خبر دیتے ہیں چنانچہ استثناء باب ۱۸ میں لکھا ہے۔

"خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی طرف کان دھریو اس سب کی مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے حورب میں مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا نہ ہو کہ میں خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنوں اور ایسی شدت کی آگ پھر دیکھوں تاکہ میں مر نہ جاؤں اور خداوند نے مجھے کہا کہ انہوں نے جو کچھ کہا اچھا کہا میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا۔ وہ سب ان سے کہے گا! اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا۔ نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لونگا لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔"

(استثناء $\frac{۱۸}{۱۵ تا ۲۰}$)

ان آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد ایک نئے صاحب شریعت نبی کے آنے کی پیشگوئی کی ہے۔ اور اپنے بعد آنے والے عظیم الشان نبی کے متعلق ایسے واضح نشانات بتائے ہیں کہ جن پر غور کرنے سے پیشگوئی کا مصداق آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ پیشگوئی اپنی تمام جزئیات کے لحاظ سے صرف بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صادق آتی ہے۔

ہم اس وقت پیشگوئی کی الہامی علامات کو الگ الگ پیش کرکے ثابت کریں گے کہ وہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتی ہے۔

پہلی علامت یہ بتائی گئی ہے کہ :-

"وہ موعود نبی بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہوگا۔"

اس علامت سے صاف ظاہر ہے کہ وہ موعود نبی بنی اسرائیل میں سے نہیں ہوگا بلکہ ان کے بھائیوں میں سے ہوگا! ور از روئے بائیبل بنی اسرائیل کے بھائی بنو اسماعیل ہی ہیں اور انہی سے بخود نسخ کی طرح ہر قسم کی برکتوں کے وعدے کئے گئے ہیں چنانچہ بائیبل میں حضرت اسماعیل کے لئے بھائیوں کا لفظ استعمال کرتے ہوئے لکھا ہے :-

"اس کا ہاتھ سب کے خلاف اور سب کے ہاتھ اس کے خلاف ہوں گے! اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسا رہے گا"

(پیدائش $\frac{۱۶}{۱۲}$)

اور حضرت اسمٰعیلؑ کے لئے برکتوں کے وعدے بایں الفاظ آئے ہیں۔

"اور اسماعیلؑ کے حق میں بھی میں نے تیری دعا سنی۔ دیکھ میں اسے برکت دوں گا۔ اور اسے برومند کرونگا اور اسے بہت بڑھاؤں گا۔ اور اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور میں اسے بڑی قوم بناؤں گا۔"

(پیدائش $\frac{۱۷}{۲۰}$)

ان حوالہ جات سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں اوّل یہ کہ بنو اسماعیل سے برکت و نبوت اور ہر قسم کی ترقی کے وعدے کئے گئے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ بنو اسماعیل کو بائیبل میں بنی اسرائیل کا بھائی کہا گیا ہے پس اس پیشگوئی میں بھی بنی اسرائیل کے بھائیوں سے مراد بنو اسماعیل ہی لئے گئے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنو اسماعیل کے ایک فرزند جلیل تھے اس لئے وہی اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق ہیں نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو مسیحی قوم بنی اسرائیل میں سے سمجھتی ہے۔

کفران نعمت :- اس جگہ بنی اسرائیل کے بھائی کسی صورت میں بنی اسرائیل نہیں ہوسکتے اس لئے کہ پیشگوئی کے سیاق و سباق سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس جگہ بنی اسرائیل سے ان کی سرکشی اور بغاوت کی وجہ سے انعام چھینا جا رہا ہے۔ اور ان کی سزا کے طور پر خدا فرماتا ہے کہ انعام نبوت تمہاری بجائے ایک دوسری قوم کو جو حضرت ابراہیمؑ کی نسل کے لحاظ سے تمہارے بھائی بنتے ہیں۔ ان کو دے دیا جائے گا۔ چنانچہ بھائیوں کے الفاظ سے قبل زیر بحث پیشگوئی کی سولہویں آیت میں لکھا ہے

"اس سب کی مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے حورب میں مجمع کے دن مانگا۔ اور کہا کہ ایسا نہ ہو کہ میں خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنوں اور ایسی شدت کی آگ پھر دیکھوں تاکہ میں مر نہ جاؤں۔"

یہ بات جتلا کر خدا یہ کہتا ہے کہ

"انہوں نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا"

حورب کے جس واقعہ کی طرف پیشگوئی میں اشارہ کیا گیا ہے وہ خروج ۱۸/۲۰ اور استثناء ۵/۴ میں اس طرح ملتا ہے کہ حضرت موسےٰ جب بنی اسرائیل کے تمام فرقوں کو فرعون سے چھڑا کر لائے۔ تو خدا نے چاہا کہ اُن پر کچھ انعام کرے اور ان سے ہم کلام ہو اس مقصد کے لئے حضرت موسےٰ کے ذریعہ بنی اسرائیل کے تمام فرقوں کو حورب میں جمع کیا گیا لیکن وہاں نادان اسرائیلیوں نے جب نہایت زور کی آواز سنی تو ڈر گئے اور انہوں نے خدا کا کلام سننے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ لکھا ہے

"اور سب لوگوں نے بادل گرجتے اور بجلی چمکتے اور قرنا کی آواز ہوتے اور پہاڑ سے دھواں اٹھتے دیکھا اور جب لوگوں نے یہ دیکھا تو کانپ اٹھے اور دور کھڑے ہو گئے اور موسےٰؑ سے کہنے لگے کہ تو ہم سے باتیں کیا کر اور ہم سن لیا کریں گے۔ لیکن خدا ہم سے باتیں نہ کرے تا ایسا نہ ہو کہ ہم مر جائیں" (خروج ۸/۲۰)

بنی اسرائیل کے اس انکار اور کفرانِ نعمت پر خدا سخت ناراض ہوا۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"اور حورب میں بھی تم نے خداوند کو غصہ دلایا۔ چنانچہ خداوند ناراض ہو کر تم کو نیست و نابود کرنا چاہتا تھا" (استثناء ۸/۹)

ان حوالوں سے صاف کھل گیا کہ حورب کے مجمع میں بنی اسرائیل کے تمام فرقوں نے کفرانِ نعمت کیا تھا اور خداوند کے کلام کو سننے سے انکار کر دیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا بنی اسرائیل سے سخت ناراض ہو کر ان سے شریعت والی نبوت جو آخری زمانہ میں اپنے کمال کو پہنچنے والی تھی چھین لیتا ہے اور ان کی سزا کے طور پر فیصلہ فرماتا ہے کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے موسیٰؑ کی مانند نبی برپا کروں گا گویا وہ موعود تجلی جو شریعت کی پرزور تجلی لانے کا موجب ہونے والی ہے وہ بنی اسرائیل پر نہیں ہو گی بلکہ ان کے بھائیوں پر ہو گی۔ پس حورب کا واقعہ اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ پیشگوئی میں بنی اسرائیل کے بھائیوں سے مراد بنی اسرائیل ہرگز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس جگہ ان کی سرکشی اور بغاوت کا ذکر ہے اور خدا ان کو سزا دے رہا ہے اور فیصلہ فرماتا ہے کہ آئندہ انعام نبوت بنی اسرائیل کی بجائے ان کے بھائیوں کو دیا جائے گا۔ اور ہم بائیبل سے ہی ثابت کر چکے ہیں کہ بنی اسرائیل کے وہ بھائی جن سے برکت کے وعدے کئے گئے ہیں۔ وہ بنی اسماعیل ہی ہیں

آسمانی بادشاہت

ہمارے اس استدلال کی تائیدِ انجیل سے بھی ہوتی ہے۔ جہاں بنی اسرائیل کے آخری رسول حضرت مسیح علیہ السلام جاتے وقت اپنی قوم بنی اسرائیل کو متنبہ کر گئے تھے کہ میرے بعد تم سے آسمانی بادشاہت یعنی نبوت چھین کر ایک دوسری قوم کو دے دی جائیگی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

"اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی۔ اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی"۔ (متی ۴۳/۲۱)

حضرت موسیٰ کی پیشگوئی اور حضرت مسیح کے اس فرمان کے مطابق آسمانی بادشاہت حضرت مسیح سے چھ سو سال بعد بنی اسرائیل سے چھین کر بنو اسماعیل میں منتقل ہو گئی۔ اور ان میں سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جنہوں نے حضرت موسےٰ کی مانند صاحب شریعت ہونیکا دعوےٰ فرمایا۔ (باقی)

دعائے مغفرت

برادرم مکرم سید منیر احمد صاحب باہری کی والدہ محترمہ اور جناب سید مبارک علی شاہ صاحب کی اہلیہ صاحبہ ۲۵ر جون کو بعمر ساٹھ سال مردان میں وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے فی الحال انہیں مردان میں ہی امانتاً دفن کیا گیا ہے۔

آپ نہایت نیک پابند صوم و صلوٰۃ خوش اخلاق اور ملنسار طبیعت رکھتی تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(قریشی عبد العزیز محی الدین ربوہ)

تحریک عطایا برائے یادگاری مسجد ربوہ

اس سے قبل خاکسار کی طرف سے ربوہ کی یادگاری مسجد کے لئے عطایا کی تحریک ہوئی تھی اس میں خاکسار نے جماعت لاہور کی طرف سے جو عطیہ موصول ہوا تھا اس کا ذکر کیا تھا اس کے بعد مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف چنیوٹ حال کلکتہ کی طرف سے اس مسجد کی عمارت کے لئے ایک ہزار روپے کی رقم موصول ہوئی ہے اسی طرح حاجی نصیر الحق صاحب لاہور نے یکصد روپیہ دیا ہے اور مکرم ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے۔ سی حال ربوہ نے پچاس روپے دئے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

امید ہے دوسری جماعتیں اور مخیّر احباب اس نیک کام کی طرف توجہ فرما کر جلد اس تحریک کی رقم کو جو بہت معمولی سی ہے پورا فرما دیں گے۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد)

قربانیوں کی رقوم کی تازہ فہرست

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

سابقہ اعلان کے بعد قربانیوں کی مندرجہ ذیل رقوم موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ۲۸/۶/۵۸

نمبر	نام	رقم
(۱)	خواجہ محمد طفیل صاحب غلہ منڈی جڑانوالہ	۳۰/۰/۰
(۲)	چوہدری مختار احمد صاحب ایاز ٹانگا مشرقی افریقہ	۲۵/۰/۰
(۳)	ڈاکٹر محمد یونس صاحب نوکوٹ سندھ	۳۰/۰/۰
(۴)	چوہدری عبد العزیز خاں صاحب کالرا اسٹیٹ سرگودھا	۳۰/۰/۰

الفضل کی توسیع اشاعت

کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

"اخبار ایک دلیل ہوتا ہے اس بات کی کہ قوم کے اندر کتنی بیداری ہے اور کتنا اضطراب ہے اور انقلاب کی کتنی خواہش ہے۔ اگر کوئی قوم اخباروں کی طرف توجہ نہیں کرتی تو یقیناً وہ اپنی ترقی کی پوری طرح خواہش نہیں رکھتی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ پورے زور سے الفضل کو پھیلانے کی کوشش کرے۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء)

مینیجر الفضل

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْہِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

تیری تائید و تصدیق وہ مردانِ خدا کریں گے جنہیں ہم اپنی وحی آسمانی سے نوازیں گے

(از مکرم حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد - لاہور)

(۴)

۳۳۔ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

آپ کی اس پیشگوئی کو حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر رفیق حضرت شاہ محمد اسمٰعیل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اربعین فی احوال المہدیین میں درج فرما کر اس پیشگوئی کی صحت پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس پیشگوئی کو اپنے فضل سے حضرت اقدس علیہ السلام کے وجود میں پورا کر کے حضور کی صداقت اور حقانیت کو قطعی اور یقینی طور پر ثابت فرما دیا ہے۔ میں اہل حدیث اصحاب اور تیرھویں صدی کے مجدد سید حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید محمد اسمٰعیل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کا دم بھرنے والوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ خدا تعالےٰ کا خوف کر کے اس پیشگوئی کی تفصیلات پر غور کریں اور جس وجود کے حق میں یہ پیشگوئی مع اپنی تفصیلات کے پوری ہوئی۔ اس کو قبول کر کے رضائے الٰہی کا تمغہ حاصل کریں۔ حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

۱۔ ”قدرت کردگار مے بینم
حالتِ روزگار مے بینم

۲۔ از نجوم ایں سخن نمے گویم
بلکہ از کردگار مے بینم

۳۔ غین و رے ۱۲۰۰ سال چوں گذشت از سال
بوالعجب کاروبار مے بینم

۴۔ چوں زمستاں بے چمن بگذشت
شمس خوش بہار مے بینم

۵۔ دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

۶۔ ا۔ح۔م۔د مے خوانم
نام آں نامدار مے بینم

۷۔ مہدی وقت و عیسیٰ دوراں
ہر دو را شہسوار مے بینم

۸۔ ماہ را روسیاہ مے نگرم
مہر را دلفگار مے بینم

ہم نے حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کی لمبی نظم سے جس میں حضرت اقدس کے زمانہ کے تفصیلی حالات درج ہیں صرف آٹھ شعر نقل کئے ہیں۔ پوری تفصیل حضور کی کتاب نشان آسمانی میں ملاحظہ فرمائیں ان اشعار میں شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ (۱) ”جو کچھ میں بیان کروں گا وہ منجمانہ خبر نہیں بلکہ الہامی طور پر مجھ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے معلوم ہوا ہے (۳) بارہ سو سال گذرتے ہی عجیب عجیب کام مجھ کو نظر آتے ہیں (۴) جب تیرھویں صدی کا موسم خزاں گذر جائے گا تو چودھویں صدی کے سر پر آفتاب بہار نکلے گا یعنی مجدد وقت ظہور کرے گا۔ (۵) پانچویں شعر میں فرماتے ہیں۔ جب اس مجدد کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گذر جائے گا۔ تو یوں مقدر ہے کہ خدا تعالےٰ اس کو ایک پاک سا لڑکا دیگا جو اس کے نمونہ پر ہوگا اور اسی کے رنگ میں رنگین ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد اس کا یادگار ہوگا۔ حضرت اقدس نشان آسمانی میں اس شعر کے متعلق مندرجہ بالا ترجمہ تحریر فرما کر ارشاد فرماتے ہیں:۔

”یہ در حقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارہ میں کی گئی ہے“

اگر خدا ترس طبائع کو حضرت اقدس کی اس تحریر پر ایمان اور یقین ہو تو ان کے لئے ان چند الفاظ کے ارشاد میں ہدایت کا بہت کچھ سامان ہے۔ بشرطیکہ نیت بخیر ہو۔ ع

اگر در خانہ کس است یک حرف بس است کے مطابق

ایک نشان کافی ہے گر دل میں ہے خوفِ کردگار

(۶) کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس امام کا نام احمد ہوگا۔ (۷) ساتویں شعر میں فرماتے ہیں کہ وہ مجدد وقت و امام زمانہ مہدی بھی ہوگا اور عیسےٰ بھی یعنی دونوں صفات کا حامل ہوگا۔ اور دونوں صفات سے اپنے تئیں ظاہر کرے گا کہ اپنے آپ کو مہدی بھی کہے گا اور اللہ تعالےٰ سے حکم پا کر عیسےٰ ہونے کا دعویٰ بھی کرے گا۔ حضور سے پہلے تیرہ سو برس میں کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ عیسےٰ موعود میں ہوں (۸) آٹھویں شعر میں اس حدیث نبوی کی تصدیق کی گئی ہے جو مسلمانوں کے تینوں عظیم الشان فرقوں اہل سنت والجماعت (احناف۔ حنابلہ۔ شافعیہ۔ مالکیہ) (۲) اہل حدیث (۳) اور شیعہ حضرات میں مسلّم ہے جس میں چاند گرہن اور سورج گرہن کے امام مہدی کے وقت رمضان شریف کے اندر ظاہر ہونے کا ذکر ہے۔ حضرت نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مجدد کے وقت چاند بھی گرہن کی وجہ سے سیاہ ہو جائے گا۔ اور سورج بھی گرہن سے دلفگار نظر آئے گا۔ اللہ اکبر! خدا تعالےٰ کے سچے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کس قدر صاف کس قدر واضح اور کس قدر روشن نشانوں کے ساتھ پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی۔ صرف ان تین متذکرہ بالا بزرگوں کی پیشگوئیوں میں حضرت اقدس کی (۱) ولادت (۲) نام (۳) مقام (۴) مدت قیام در دنیا اور دعویٰ الہام (۵) علامت ظہور چاند گرہن سورج گرہن (۶) آپ کے موعود فرزند (۷) سفر لدھیانہ (۸) قحط بوقت ورود لدھیانہ (۹) علماء کے انکار (۱۰) مہدی اور مسیح ہر دو منصب پر فائز ہونے کا ذکر موجود ہے۔ سوچئے اور غور کیجئے! خدا سے ڈریئے۔ خاف مقام ربہ (اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہونے کے وقت کو یاد کیجئے!) صدی کا سر اگذر گیا۔ چوتھائی سے بھی کم صدی باقی رہ گئی ہے علامات جو ایک سو کے قریب ظہور مسیح و مہدی کی احادیث اور دیں ایک ایک کر کے پوری ہو گئیں۔ مسیح آسمان سے نہ اترا کوئی مدعی مہدویت زمین سے پیدا نہ ہوا۔ آپ کی صداقت پر صد ہا انسانوں نے اللہ تعالےٰ سے سالہا سال دعائیں کر کے الہام۔ رؤیا اور کشوف کے بعد گواہی دی۔ مؤکد بعذاب قسمیں کھائیں۔ اگر ان تمام باتوں سے کسی طالب حق کی تسلی نہیں ہوتی تو پھر وہ ذریعہ بتایا جائے جس کے ساتھ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے ماننے والوں کی تسلی ہوئی ہو

۳۴۔ شہادت ملہمہ غلام فاطمہ صاحبہ

بنت محمد خاں صاحب بزدار ساکن لیہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں صاحب معرفت برادر حقیقی منشی فتح محمد صاحب بزدار۔

جیسا کہ پرانے نوشتوں میں مذکور ہے کہ موعود اقوام عالم کے وقت عورتیں اور بچے نبوت کریں گے یعنی ان پر بعض اخبار غیبیہ کھولی جائیں گی۔ اس ملہمہ بزرگ نے حضرت اقدس کے حق میں گواہی دی اور اپنی شہادت کو قسم کے ساتھ بذریعہ اشتہار شائع کیا۔ آپ فرماتی ہیں

”اے جماعت مومنین اہل اسلام میری عرض کو متوجہ ہو کر سنو۔ آپ آخرت میں اللہ تعالےٰ سے ملاقات کرنے پر ایمان رکھتے ہیں۔ آپ لوگوں کو اسی خدا وحدہ لاشریک کی قسم پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ اور میری شہادت حقہ کو غور سے سنو اور پڑھو۔ میں ایک عورت اُمّی عربی اور فارسی سے محض بے خبر ہوں ..... عربی میں مجھے الہام ہوتے ہیں اور الہام اور کشف کی رو سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ مسیح موعود و مہدی مسعود ہونے کی مجھے خبر ہو چکی ہے۔ کشف میں مجھے مرزا غلام احمد صاحب دکھلایا گیا ہے اور ایک آواز دینے والے نے مقرر سہ کرّہ پکار کر کہا مرزا صاحب کی فتح ہوئی جو لوگ مرزا صاحب کو کافر اور دجال کہتے ہیں۔ اب اس فتح کے عوض میں وہ لوگ خود دجال بن گئے۔ یہ سب دجال آگ میں جلائے گئے ہیں ...... اور یہ الہام ہوا

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

اطفال الاحمدیہ کا امتحان ۱۳ جولائی کو ہوگا

قائدین و زعماء صاحبان فوری طور پر توجہ فرمائیں

الفضل اور سرکلر لیٹر کے ذریعہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ ۱۳ جولائی بروز اتوار مجالس اطفال الاحمدیہ کے لئے ”اسلام کی پہلی کتاب“ کا امتحان رکھا گیا ہے۔ قائدین و زعما صاحبان سے درخواست ہے کہ اس امتحان کے لئے اطفال کو زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی تحریک فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ ۸ جولائی تک اطفال کی تعداد سے جو امتحان میں شامل ہو رہے ہوں اطلاع دیں۔ تاکہ اس کے مطابق پرچے بھجوائے جا سکیں۔ کامیاب ہونے والے طلباء کو انشاء اللہ اسناد بھی دی جائیں گی

نوٹ:۔ یہ کتاب احمدیہ کتابستان ربوہ سے مل سکتی ہے۔ اس کی قیمت چار آنے ہے

(مہتمم اطفال الاحمدیہ)

چندہ جلسہ سالانہ

ہماری جماعت کا سالانہ جلسہ جماعت کے قیام کی اغراض کو پورا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس موقعہ پر شمع احمدیت کے ہزاروں پروانے بیک وقت اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں اور حضور کے زندگی بخش کلام سے نئی زندگی حاصل کرتے ہیں۔ مرکز احمدیت میں یہ چند دن گزارنے سے مومنوں کے دلوں میں اشاعت اسلام اور تزکیہ نفس کے لئے جو جوش اور امنگ پیدا ہوتی ہے اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

اس جلسہ کے اخراجات پورے کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ایک خاص چندہ جاری ہے جس کا نام چندہ جلسہ سالانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پچھلے دو تین سالوں میں اس چندے کی وصولی میں نمایاں طور پر زیادتی ہوئی ہے لیکن چونکہ جلسہ پر آنے والے احباب کی تعداد میں بھی غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے اس لئے اس چندہ کی آمد میں مزید اضافہ کی شدید ضرورت ہے۔ تا اسی چندہ سے جلسہ کا تمام خرچ پورا ہو سکے۔ پچھلے سال تک دوسرے چندوں میں سے ایک بڑی رقم ہر سال جلسہ سالانہ پر خرچ کرنی پڑتی ہے۔ جس کی وجہ سے دوسرے کاموں کو نقصان پہنچتا ہے۔

مشاورت کے فیصلہ کے مطابق چندہ جلسہ سالانہ کی شرح ہر دوست کی ماہوار آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ مقرر ہے۔ اگر تمام اس شرح سے چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں۔ تو جلسہ کا خرچ نہایت آسانی کے ساتھ پورا ہو سکتا ہے بے شک اکثر جماعتیں اس شرح سے چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیتی ہیں۔ اور پچھلے چند سالوں میں تو چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ بلکہ بہت سی جماعتیں تو اپنے بجٹوں سے زیادہ یہ چندہ ادا کر دیتی ہیں۔ پھر بھی ابھی تک چند جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اس چندہ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کی۔ ان میں بعض بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں۔ اور ان کی وجہ سے ہی اس چندہ کی وصولی میں کمی رہ جاتی ہے۔

نظارت بیت المال نے پچھلے سال ان جماعتوں کو مشورہ دیا تھا۔ کہ اگر وہ مقررہ شرح کے مطابق چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا نہیں چاہتیں تو مجلس مشاورت میں کوئی دوسری تجویز پیش کریں جس کے ذریعہ جلسہ سالانہ کا خرچ پورا کیا جا سکے لیکن انہوں نے کوئی متبادل تجویز پیش نہیں کی۔ اب نظارت بیت المال نے ان جماعتوں سے جو چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں۔ دریافت کیا ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کے معاملہ میں وہ کس حد تک ساری جماعت کا ساتھ دینے پر تیار ہیں ان کے جوابات کی روشنی میں اگر ضرورت ہوئی تو اس معاملہ کو آئندہ مجلس مشاورت میں پیش کیا جائے گا۔ مجھے قوی امید ہے کہ اس سال یہ چند جماعتیں بھی ضرور اپنا قدم آگے بڑھائیں گی۔ اور اس امر کو ہرگز پسند نہیں کریں گی۔ کہ ان کی کوتاہی کی وجہ سے جو کمی رہ جاتی ہے اسے پورا کرنے کے لئے ان جماعتوں پر زیادہ بوجھ ڈالنے کی کوئی تجویز مجلس مشاورت میں پیش کی جائے۔ جو پہلے بھی اپنا مقررہ حصہ بخوشی ادا کر رہے ہیں۔

اس وقت جلسہ سالانہ کے لئے اجناس خریدی جا رہی ہیں۔ اور اس غرض کے لئے ایک بڑی رقم کی ضرورت ہے لہٰذا تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ ابھی وقت سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف پوری پوری توجہ دیں۔ اور جو احباب یکمشت اس چندہ کی ادائیگی کی توفیق رکھتے ہوں ان سے فوری طور پر یکمشت وصولی کر کے رقمیں یہاں بھجوا دیں اور جو دوست یکمشت ادائیگی نہ کر سکتے ہوں ان سے ایسی اقساط میں وصولی شروع کر دیں کہ جلسہ سالانہ تک ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا ہو جائے نیز ان احباب کو چاہئے کہ اسی فضل سے جو اب اٹھائی گئی ہے۔ اپنا پورے کا پورا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں۔ جو دوست اس چندہ کی ادائیگی میں جلدی کریں گے۔ انہیں یقیناً زیادہ ثواب ہوگا۔ کیونکہ اس وقت اجناس نسبتاً سستی ہیں۔ اس لئے ان کی ادا کردہ رقم سے آج اس سے زیادہ جنس خریدی جا سکتی ہے۔ جتنی جنس اتنی ہی رقم سے نومبر یا دسمبر میں خریدی جا سکے گی۔

یہ امر بھولئے کہ مہمان نوازی مسلمانوں کی محبوب روایات میں سے ہے اور چندہ جلسہ سالانہ کی رقم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت پر خرچ ہوتی ہے۔ جس میں عام مہمان نوازی سے یقیناً زیادہ ثواب ہے۔ پس جلسہ سالانہ کے لئے چندہ جلسہ سالانہ کی شکل میں تھوڑی سی مالی قربانی بہت بڑی برکات کا موجب ہے۔ اس لئے کسی دوست کو اس چندہ کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئیے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

ڈچ گی آنا (جنوبی افریکہ) میں یوم خلافت کی تقریب

(از مکرم شیخ رشید احمد صاحب اسحٰق مبلغ ڈچ گی آنا)

یوم خلافت کی تقریب پر ٹھیک آٹھ بجے رات خاکسار کی صدارت میں جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ ایک مستعد نوجوان محمد سلیم صاحب نے کی تلاوت کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔

مکرم مولوی عبد العزیز جمن بخش صاحب نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی۔ آپ نے آیت استخلاف سے استدلال کرتے ہوئے خلافت کے وجود کو ثابت کیا۔

دوسری تقریر جماعت کے سیکرٹری مسٹر نور محمد صاحب نے ڈچ زبان میں کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں خلافت راشدہ کی تاریخ کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد باوجود شدید مشکلات کے حضرت ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی رضی اللہ عنہم اجمعین نے جو کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں وہ یقیناً ناقابل فراموش ہیں۔ اسلام کی ترقی کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ خلافت روحانی قائم ہو۔

خلافت راشدہ کے عہد میں جو اختلافات اسلام میں رونما ہوئے۔ ان کے نتائج سے ہم کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

اطفال و ناصرات نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ جو بہت ہی دلچسپ تھیں۔

آخر میں خاکسار نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش سے وفات تک کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ جہاں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جدائی کا صدمہ ہوتا ہے وہاں ہمیں اس بات کی خوشی بھی ہے کہ آپ جس مشن کے لئے آئے تھے وہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تکمیل شریعت ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذمہ تکمیل اشاعت شریعت کی گئی جس کا سلسلہ آپ کی وفات کے ساتھ ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کے ذریعہ اس کی تکمیل کے سامان پیدا کئے۔ آج کا دن قدرت ثانیہ یعنی خلافت کے قیام کا دن ہے جس کا پہلا مظہر حضرت حاجی الحرمین مولانا نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کا وجود تھا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور خلیفہ کو دنیا کی کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ اسی روح کو لے کر جماعت احمدیہ خلافت کے جھنڈے تلے جمع ہوئی اور کسی قسم کا اختلاف پہلے خلیفہ کے انتخاب پر عمل میں نہ آیا۔ ایک لمبی دعا پر جلسہ ختم کیا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارواں
سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶ راکتوبر ۱۹۵۸ء اخاء ۱۳۳۷ھش ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس سلسلہ میں مزید تفصیلات عنقریب شائع کر دی جائیں گی۔ جملہ قائدین مجالس و اراکین ابھی سے اجتماع میں شمولیت کے لئے ضروری تیاری شروع کر دیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی مومن کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۹۹۲ میں محمد ابراہیم ولد عبد الکریم قوم مغل پیشہ مستری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۹ ٹی ڈی اے ڈاکخانہ آدھی سرگل ضلع سرگودھا۔ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳ اکتوبر ۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے صرف منقولہ جائداد میں ایک خراس آٹا پیسنے والا ہے جس میں میرا ۱/۳ حصہ ہے۔ اس کے علاوہ اپنے کاروبار نجاری وغیرہ سے آمد ہوتی ہے۔ اور اسی سلسلہ میں مجھے گورنمنٹ محکمہ ٹی ڈی اے کی طرف سے پانچ ایکڑ اراضی عطیہ الاٹ ہیں جن سے کچھ نہ کچھ سالانہ آمد ہو جاتی ہے۔ مندرجہ بالا تمام آمد ۲۵۰/- روپے سالانہ کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ بھی اگر مجھے کوئی آمد ہوگی اور اس کے بعد بھی اگر کوئی میری مزید جائداد ہوگی تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان حق دار ہوگی۔ جس میں میرے کسی رشتہ دار کو بھی کسی قسم کا انکار نہ ہوگا۔

العبد مستری محمد ابراہیم ولد عبد الکریم

گواہ شد۔ سلطان محمد ولد علی محمد سیکرٹری مال چک ۳۹ ٹی ڈی اے

گواہ شد۔ بدر الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۳۹ ٹی ڈی اے

نمبر ۱۴۹۹۳ میں رسول بی بی زوجہ چوہدری بشارت علی صاحب قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بہلول پور ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹ اپریل ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ماہوار جیب خرچ پچاس روپے نیز میرا حق مہر صرف ۲۳۲/- روپے ہے، اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ زیور سونے کے گیارہ تولے (کڑے ، زیور ٹوٹے دو انگوٹھیاں ایک تولہ کی) اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں مندرجہ بالا تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں میری وفات پر اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ رسول بی بی

گواہ شد محمودہ خالد

گواہ شد مبارک احمد عفی عنہ گورنمنٹ پنشنر بہلول پور ضلع سیالکوٹ

گواہ شد حمید احمد کلیم مینیجر بہلول پور چک ۱۲۷ ر ب ضلع لائلپور

نمبر ۱۴۹۹۷ میں عصمت اللہ خان ولد چوہدری عبد اللہ خان صاحب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بہلول پور چک ۱۲۷ ر ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ مئی ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں مسمی عصمت اللہ خان ولد چوہدری عبد اللہ خان ساکن موضع بہلول پور۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ۱/۱۰ حصہ کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ اس وصیت پر تا یوم مرگ قائم رہوں گا۔ اگر میں اس پر عمل در آمد نہ کروں تو مذکورہ بالا انجمن کو اختیار ہوگا کہ وہ بذریعہ عدالت مجھ سے وصیت کردہ رقوم وصول کرے میری جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ۱۲ ۱/۲ کیلہ اراضی زرعی واقع بہلول پور تحصیل و ضلع لائلپور مالیتی تقریباً ۲۴۰۰۰/- روپے ہے (۲) ایک کوٹھی واقع موضع بہلول پور تحصیل و ضلع لائلپور مالیتی تقریباً ۲۰۰۰۰/- روپے۔

نوٹ:۔ اگر اس کے علاوہ کوئی میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ بوقت وفات ثابت ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور صدر انجمن احمدیہ مذکورہ کو اختیار اور حق ہوگا کہ ایسی بعد میں پیدا شدہ جائداد سے بھی ۱/۱۰ حصہ وصول کرے اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے۔ آمین اللّٰھم آمین

العبد عصمت اللہ خان

گواہ شد بقلم خود عبد الغنی احمدی

گواہ شد صلاح الدین احمد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد بقلم خود رفیق احمد چک ۱۲۷ رکھ ڈاکخانہ خاص

نمبر ۱۴۹۹۰ میں مرزا عبد الشکور ولد مرزا عبد الحمید صاحب پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ اپریل ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد ۸۵/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد:۔ مرزا عبد الشکور دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔

گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ قریشی خزانچی صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد:۔ مرزا داؤد احمد محلہ دار الصدر غربی ربوہ

نمبر ۱۴۹۹۱ میں فضل الرحمن نعیم ولد ماسٹر عبد الرحمن صاحب اتالیق قوم راجپوت پیشہ واقف زندگی عمر بائیس سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ مئی ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میں واقف زندگی ہوں اور حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق دفتر وقف جدید میں کام کر رہا ہوں میری ماہوار آمد مبلغ ۹۱/- روپے ہے۔ جو مجھے وقف جدید انجمن احمدیہ سے ملتی ہے۔ اس ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ یہ رقم ہر ماہ داخل خزانہ کرنے کی حتی الامکان کوشش کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی ماہوار آمد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد انشاء اللہ جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔

العبد:۔ فضل الرحمن نعیم احمد نگر

گواہ شد:۔ عبد الرحمن اتالیق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

گواہ شد:۔ سید منیر احمد باہری محلہ دار الصدر شرقی ربوہ

نمبر ۱۴۹۳۸ میں نذیر احمد ولد چوہدری نواب الدین قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنری ضلع عمر کوٹ حیدرآباد ڈویژن صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ مارچ ۱۹۵۸ء ۶ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

ہم تین بھائی ہیں اور ہماری زمین مشترکہ ہے جس وقت تقسیم ہو کر رقبہ وغیرہ کی تعین ہوگی اس کی اطلاع کر دی جائے گی میں اپنے حصے کی اراضی کی کل قیمت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ ایک راس بھینس مالیتی ۱۵۵/- روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے اس جائداد پر نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۹۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد: چوہدری نذیر احمد ہیڈ ماسٹر سکول محمود آباد اسٹیٹ۔

گواہ شد:۔ علم الدین پریذیڈنٹ محمود آباد اسٹیٹ۔

گواہ شد: غلام محمد دوکاندار محمود آباد اسٹیٹ۔

پتہ مطلوب ہے

نور محمد خان صاحب سٹیشن ماسٹر گوروالا ضلع منٹگمری اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

رضاکاروں کا ایک اور دستہ مقبوضہ کشمیر میں داخل ہو گیا

چھناری میں رضاکاروں پر شدید لاٹھی چارج

مظفر آباد ۵ جولائی - تحریک آزادی کشمیر کے دس رضاکاروں کا ایک اور دستہ کل خط متارکہ جنگ عبور کرنے میں کامیاب ہو گیا - یہ رضاکار ضلع میرپور کے علاقہ میں بھارتی مقبوضہ کشمیر میں داخل ہوئے - ان کے ایک اور ساتھی کو سرحد عبور کرنے سے پہلے ہی روک لیا گیا -

اس سے قبل ستر کشمیری رضاکار کل جھنگڑ کے علاقہ میں جنگ بندی لائن پار کر کے صوبہ جموں میں داخل ہوئے تھے - جنہیں مقامی حکام نے گرفتار کر لیا - اس طرح اب خط متارکہ جنگ عبور کرنے والے کشمیری رضاکاروں کی تعداد ۲۰۳ تک پہنچ گئی ہے -

کل میرپور ہی کے علاقے میں کشمیری رضاکاروں نے ایک اور جگہ جنگ بندی لائن پار کرنے کی کوشش کی لیکن آزاد کشمیر کی پولیس نے بروقت کارروائی کر کے اسے ناکام بنا دیا

دریں اثنا کل چھناری میں رضاکاروں پر شدید لاٹھی چارج ہوا - جس میں ۱۲ رضاکار سخت مجروح ہوئے *

چار اسامیوں کے لئے تین ہزار درخواستیں

کلکتہ ۵ جولائی - حال ہی میں مشرقی ہندوستان کی منی پور ایجنسی میں چار کنسٹیبلوں کی اسامیوں کے لئے تین ہزار سے زائد درخواستیں موصول ہوئیں - کنسٹیبل کی ماہوار آمدنی صرف چالیس روپے ہے - درخواستیں دینے والوں میں انڈر گریجوایٹ اور میٹرک پاس امیدوار بھی شامل تھے - یاد رہے منی پور ایجنسی ایک پسماندہ اور گنجان آبادی کا علاقہ ہے -

رستم زماں کو لاہور کارپوریشن کا عطیہ

لاہور ۵ جولائی - ایڈمنسٹریٹر لاہور کارپوریشن ملک عبداللطیف خان نے رستم زماں گاماں پہلوان کے لئے ایک ہزار روپیہ منظور کیا ہے - اس کے علاوہ موجودہ مالی سال کے اختتام تک، ان کے لئے دو سو روپے ماہوار کی رقم بھی منظور کی گئی ہے -

یاد رہے کہ حال ہی میں اخبارات نے حکومت اور عوام سے اپیل کی تھی کہ عالمی چیمپئن کی مدد کی جائے - جو خرابی صحت اور مالی مشکلات کے باعث تنگدستی میں گذارہ کر رہے ہیں

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي اِلَيْهِم مِنَ السَّمَاءِ

(بقیہ صفحہ ۵)

عباد اللہ وتجھکم اور مولویوں نے امت محمدیہ میں تفرقہ ڈال رکھا ہے - اور اہل حق کا نام کافر رکھ دیا ہے - اس لئے یہ خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر گواہی دیتی ہوں کہ مرزا صاحب غلام احمد قادیانی حق پر ہے اور تمام مولویوں کو کافر اور مفتری کہنے والے باطل پر - اس کے علاوہ بعض اور عربی الہام بھی ملہمہ موصوفہ نے اپنے اشتہار میں لکھوائے مثلاً (۱) یا تکلم رفنہیر (۲) یکبر احمد (۳) صدیق صادق (۴) وغلبہ معقولاً - نیز لکھا کہ اب کوئی میری گواہی مانے یا نہ مانے - لیکن میرے الہام کی سچائی کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوگی کہ جس زبان میں مجھے الہام ہوتا ہے یعنی عربی میں اس سے میں بے خبر ہوں - لہذا یہ اشتہار بطور شہادت صداقت بذریعہ اپنے بھائی حقیقی فتح محمد جمعدار کے شائع کرتی ہوں - تاکہ امانت خدا تعالیٰ کو لوگوں تک پہنچا دوں

عاجزہ غلام فاطمہ بنت محمد خاں جمعدار سکنہ دیہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں بذریعہ برادر حقیقی خود فتح محمد جمعدار مورخہ دہم ذوالحجہ ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۳ مئی ۱۸۹۶ء

درخواست دعا

حاجی چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر حال دھرم پورہ لاہور جو پہلے عرصہ دراز تک محلہ دار البرکات قادیان کے پریذیڈنٹ رہ چکے ہیں - آجکل بعارضہ قلب بیمار ہیں - احباب ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں -

"لبنان میں غیر ملکی مداخلت کا کوئی ثبوت نہیں ملا"

حفاظتی کونسل کو اقوام متحدہ کے مبصرین کی رپورٹ

نیویارک ۵ جولائی - لبنان میں متعین اقوام متحدہ کے مبصرین نے کہا ہمیں اس بات کا کوئی ثبوت نہیں مل سکا کہ لبنان میں کوئی مسلح شخص کسی غیر ملک سے آیا ہے - اور اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ لبنانی باغیوں کی بھاری اکثریت لبنان کے عوام پر مشتمل ہے -

اقوام متحدہ کے مبصرین نے یہ دائے حفاظتی کونسل کے نام اپنی رپورٹ میں ظاہر کی ہے جو آج سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے شائع کر دی - رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مبصرین کے گشتی دستوں سے موصول ہونے والی بے شمار اطلاعات کی محتاط جانچ پڑتال کے بعد مذکورہ بالا رائے قائم کی گئی ہے -

یاد رہے کہ حفاظتی کونسل کی ہدایت پر اقوام متحدہ کے ایک سو مبصر لبنان میں اس امر کی دیکھ بھال کر رہے ہیں کہ دوسرے ملکوں سے اسلحہ اور کمک لبنان کی سرحد میں داخل نہ ہونے پائے - حکومت لبنان مسلسل یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ شام لبنانی باغیوں کو اسلحہ اور آدمی مہیا کر رہا ہے *

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک افتراء سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا - اصل حقیقت یہ ہے کہ آپ نے قرآن و سنت کو خالص اسلامی نقطہ نظر سے پیش کیا اور اردو زبان میں ایسا اسلامی علم الکلام پیش کیا کہ جس کے سامنے سب کی زبانیں گنگ ہو کر رہ گئیں - مثلاً آپ نے مسئلہ جہاد پر ایسی حقیقت افروز روشنی ڈالی اور قرآن و سنت سے اس کی وضاحت کی کہ مودودی صاحب بیچارے تو کیا کوئی بڑے سے بڑا مخالف علماً اور عملاً اس کی تردید نہ کر سکا - مودودی صاحب نے تو ہر مسئلہ میں آپ کے علم الکلام سے استفادہ کیا ہے - اور جہاں مخالفانہ راستے ظاہر کی تجربہ کے بعد سخت منہ کی کھائی اور آپ کی تقلید کے بغیر کوئی چارہ نہ سوجھا -

جہاد کے بارے میں مودودی صاحب نے بڑے طمطراق سے اعلان کیا کہ :-

"اسلامی جماعت واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہوتی بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے"

لیکن اپنے خود ساختہ اصول پر آپ ایک دن بھی عمل کر کے نہ دکھا سکے بلکہ فسادات پنجاب میں جب پکڑ دھکڑ ہوئی تو "خدائی فوجداری" کا الزام احراریوں کے سر تھوپ کر خود توبہ توبہ پکارنے لگے اور اپنی "آئین پسندی" کا ڈھنڈورہ پیٹنے لگے - وہ دن ہے اور آج کا دن پھر آپ کی زبان سے "خدائی فوجداری" کا نام نہیں سنا گیا بلکہ ہر طرح اپنی امن پسندی کا اعلان کرتے پھرتے ہیں - یہ احمدیت کی عظیم فتح ہے - جسکو آپ لوگوں کی نظروں سے اوجھل کرنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس پر تن پہ بھید کر دیا جائے جس سے کھاتے ہیں تاکہ لوگ آپ کے ماخذ اور منبع کا کھوج نہ پا سکیں - یہی ایک بڑی وجہ ہے کہ آپ احمدیوں کو "غیر مسلم" اقلیت قرار دلانا چاہتے ہیں *

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵